82780-خاوند طلاق کی بہت قسم اٹھاتا ہے کیا اب بھی وہ اس کی بیوی ہے ؟

سوال

میرا خاوند ہمیشہ مجھ پر طلاق کی قسم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے : (اگر میں نے ایسے کیا تو مجھ پر طلاق) اور قسم والا عمل نہیں کرتا، کئی بار مجھے خاوند نے کہا کہ یہ غصہ کی قسم ہے پھر کچھ دن کے بعد وہ دوبارہ مجھ پر طلاق کی قسم اٹھاتا ہے.

اول :

کیا میں اب بھی اس کی عقد نکاح میں ہوں ؟

دوم :

کیا میرے خاوند پر کفارہ لازم آتا ہے ؟

سوم :

اس طرح کی حالت کا علاج کرنے کے لیے شرعی طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ اپنے خاوند کے نکاح میں ہیں یا نہیں اس دارومدار تو طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے پر منحصر ہے، اور یہ معلوم ہے کہ جب عورت کو تین طلاق ہو جائیں تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک وہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کر لے.

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ کا خاوند کثرت سے "اگر میں نے ایسے کیا تو مجھ پر طلاق" کے الفاظ کہتا ہے، اور پھر کرتا نہیں، اس میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کہتے ہیں کہ قسم ٹوٹنے کی حالت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

دیکھیں : المغنی (372/7).

اور بعض اہل علم جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر طلاق قسم کی جگہ استعمال ہوئی ہو اور ایسا کرنے والے شخص نے اگر اس سے کسی چیز کی ترغیب دلانا چاہی ہو یا کسی چیز سے روکنا چاہا ہو تو قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفاہ لازم آئیگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ کا فتوی بھی یہی ہے، اس قول کی بنا پر خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا اگر تو اس نے شرط پوری ہونے کی حالت میں طلاق واقع کرنے کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائیگی.

اور اگر وہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی کام سے روکنا چاہتا تھا یا پھر کسی کام کی ترغیب دلانا چاہ رہا تھا یا پھر کسی دوسرے کو کوئی کام کرنے کا کہنا چاہتا تھا اور پھر وہ قسم ٹوٹ گئی تو یہ قسم ہے اس پر قسم کا کفارہ ادا کیا جائیگا اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (39941) کے جواب کا مطالعہ کریں.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا دس مسکینوں کو لباس مہیا کیا جائے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر تین روزے رکھے جائیں.

دوم :

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع بھی ہوتی ہے اور واقع نہیں بھی ہوتی یہ غصہ کی حالت اور شدت پر منحصر ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (22034) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

اس طرح کی صورت حال کا علاج کرنے کے لیے شرعی طریقہ یہ ہے کہ خاوند کو طلاق کے خطرناک الفاظ کا ادراک ہونا چاہیے، کہ طلاق کے الفاظ بولنے کے بنا پر ہو سکتا ہے اس کے خاندان کا شیرازہ ہی بکھر جائے، اور اس کے لیے اب یہی کافی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اس وقت جو زندگی بسر کر رہا ہے اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

جمہور علماء کرام تو کہتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، خاص کر جب وہ یہ الفاظ کثرت سے استعمال کرتا رہا ہے تو ہو سکتا ہے اس نے دسیوں بار طلاق دے دی ہو، تو کیا کوئی مسلمان شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ اس کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہو، اور ان میں سے اکثر تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا اپنی بیوی کے ساتھ رہنا حلال نہیں!! انا للہ وانا الیہ راجعون.

اس لیے آپ کو چاہیے کہ اللہ کا تقوی وڈر اختیار کریں اور اپنے زبان سے نکلنے والے کلمہ کی خطرناکی کا ادراک کریں اور اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم مت اٹھائیں، اور باقی سب قسمیں چھوڑ دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سلامتی و عافیت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.